

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

بلاغ القرآن

جلد نمبر ۴۹ - شماره نمبر ۶

جون: 2004ء

قرآن کریم کو اختراعِ ذہنی کا مرقع بنانے کی نادر ترین کوشش بجواب

”نماز پنجگانہ کا قرآنی ثبوت“
از علامہ تمنا عمادی صاحب

ادارہ بلاغ القرآن 110 - این سمن آباد لاہور
فون: 7551559

Five Times Daily Salat

Salah Prayer Namaz

Proved From the Quran

Syed Hayatul Haq Muhammad

Mohi-ud-Din

(Allama Tamanna Imadi)

[1888-1972]

If you take the things as granted,
it is very easy, but if you want to
prove them, then it becomes
very difficult.

Rana Ammar Mazhar

Balagh Ul Quran

الصَّلَاةُ خَمْسَةٌ

نماز پنجگانہ

وَسِرَاتِي ثَبُوتِهَا

انتر
علامہ تمنا عیاضی صاحبی پھلواری

ناشر
الرحمن پبلیشرز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر ۳-۷-۱، بلاک نمبر ۱، ناظم آباد، کراچی - ۷۴۶۰۰

فون : ۶۲۱۴۳۹ — ۶۲۴۸۴۰

Three Times Daily Salat Salah Prayer Namaz Proved From the Quran

Reply to Five Times Daily Salat Salah Prayer Namaz Proved From the Quran

By Balagh Ul Quran [June 2004]

افسوسناک خبر تعزیت

آہ! میاں عبدالحمید اس دنیا میں 96 بہاریں گزار کر 11 مئی 2004ء بروز منگل اپنے احباب ولواحقین کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئے۔ وہ عملی زندگی کے قائل تھے۔ کہا کرتے تھے کہ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔۔۔ قرآن حکیم کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں لے لے گا۔ اللہ رب العالمین ان کے احباب ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میاں عبدالحمید کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

ڈاکٹر ارشد بن میاں عبدالحمید

فون: 7821234

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ دُنُورًا مَبِينًا



ماہوار
بلاغ القرآن

تقریباً ۱۱۰۰ سالوں کے عرصے میں لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نام دینی دستوں کو
دیکھ کر یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے۔

رَبِّكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

وَأَسْعُوا مَا أُنزِلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

پیش لفظ

محترم علامہ تنہا عمادی صاحب نے ادارہ بلاغ القرآن کے شائع کردہ پمفلٹ ”الصلوة“ کے جواب میں کتاب ”نماز پنجگانہ کا قرآنی ثبوت“ 1972ء میں شائع کی تھی۔ جس کا جواب اسی سال بلاغ القرآن کی مختلف اقساط میں شائع کیا تھا جسے اب باقاعدہ پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

کتاب کے نام سے ظاہر ہے، اس میں قرآن کریم سے نماز کے پانچ وقت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر ہوا یہ کہ پانچ وقت قرآن کریم سے کیا ثابت ہوئے اُلٹا انہوں نے قرآن کریم کو روایات کا محتاج اور ذاتی اختراعات کا مرقع بنا دیا ہے۔ علامہ صاحب نے قرآن کریم سے پانچ نمازیں ثابت کرنے کے لئے جو سورۃ طہ کی آیت 130 پیش کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ آپ نے قرآن کریم کو اختراع و نہی کا مرقع بنا کر، اس کتاب کا وہ مقام ہی ضائع کر دیا ہے جو عالمگیر ضابطہ حیات کی حیثیت سے خود اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْرِیْ عَلَیْکُمْ السَّاعٰتُ وَرَبُّکُمْ لَیْسَ بِاَنَّ یَسْرِیَ عَلَیْکُمُ السَّاعٰتُ وَرَبُّکُمْ لَیْسَ بِاَنَّ یَسْرِیَ عَلَیْکُمُ السَّاعٰتُ وَرَبُّکُمْ لَیْسَ بِاَنَّ یَسْرِیَ عَلَیْکُمُ السَّاعٰتُ** 2/185 ہے لا ریب ہے 2/2 مفضل ہے 6/114 مکمل ہے 6/115 آسان ہے 18/1

لیکن محترم علامہ صاحب نے پانچ نمازوں کے ثبوت کا جو انداز و اسلوب اختیار اور آیت نمبر 20/130 کا جو مفہوم پیش کیا ہے اس کے ساتھ مندرجہ بالا اللہ تعالیٰ کے تمام دعوؤں کی تکذیب کر دی ہے جس کے ثبوت کے لئے ہم محولہ بالا آیت اور علامہ صاحب کا مفہوم آگے صفحات ۲۳-۲۶ پر پیش کریں گے۔

علامہ صاحب نے نماز کو پانچ ادوار میں تقسیم کر کے لکھا ہے کہ جب آپ اکیلے تھے تو آپ پر چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک نماز فرض ہوئی تھی۔ جب کچھ آدمی آپ کے ساتھ مل گئے تو دو نمازیں فرض کر دی گئیں۔ مگر صحابہ کرام کافروں کے خوف سے چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے اس طرح جوں جوں مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی اور خوف کم ہوتا گیا۔ ٹوں ٹوں نمازوں کی تعداد دو سے تین، تین سے چار اور چار سے پانچ کی آخری حد تک پہنچ گئی۔

اس طرح نمازوں کی تعداد کے ضمن میں محترم علامہ صاحب کا پیش کردہ اصول یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر لوگ مسلمان ہونے شروع نہ ہوتے تو ایک ہی نماز فرض رہتی یعنی محترم موصوف کے مطابق لوط کو چونکہ صحابہ کی جماعت میسر نہیں آئی تھی اس لئے ان پر صرف ایک ہی نماز فرض رہی تھی۔ اور اسی طرح صحابہ کی تعداد کی کمی بیشی کے مطابق کسی نبی پر ایک، کسی پر دو، کسی

پر تین، کسی پر چار اور کسی پر پانچ نمازیں فرض ہوتی رہی تھیں۔ یہ محترم علامہ تمنا عمادی صاحب کا سمجھا ہوا نہ بدلنے والا دین الہی، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بڑے دعوے کے ساتھ اعلان کر رکھا ہے:۔ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ 10/64 اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے بدلنا ہے ہی نہیں۔ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ 6/34، 115 اور اللہ کے احکام کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ حتیٰ کہ خود میری طرف سے بھی بات بدلی نہیں جاتی:۔ مَا يَسْتَدِلُّ الْقَوْلَ لَدَىٰ وَمَا أَنَا بِظُلَامٍ لِلْعَبِيدِ 20/29

غایر حرامیں دس وحیاں۔ چار قرآنی اور چھ غیر قرآنی

محترم علامہ تمنا عمادی صاحب نے یہ تصور پیش کیا ہے کہ رسولؐ نے قبل نبوت کی زندگی میں رہبانیت اختیار کر رکھی تھی۔ آبادی سے میلوں ذور ایک پہاڑ کی غار میں چلے جاتے تھے۔ کیوں جاتے تھے؟ اللہ اللہ کرنے؟ نہیں۔ علامہ صاحب کا کہنا ہے غار حرامیں دس وحیاں نازل ہوئی تھیں جن کے حوالہ جات محترم موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ 34 تا 43 پر درج کرنے کے بعد صفحہ 43 پر بالفاظ جلی لکھا ہے:۔

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ غرض کہ حرامیں دس وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ جبریل اتریں جن میں سے چار وحی قرآنی میں اور چھ غیر قرآنی "اس سے آگے محترم نے عین متصلاً تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے جو کچھ لکھا ہے دراست قرآنیہ سے لکھا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔۔۔۔۔ اگر میں نے کوئی بات غلط لکھی ہے تو وہ میری خطا و اجتہادی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے"۔۔۔۔۔ اس پر ہماری گزارش ہے کہ علامہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس پر اقتباس ہالا کے دیئے الفاظ میں خود آپ کو بھی یقین نہیں۔ اور اسی بے یقینی کا آپ نے صفحہ 43 پر ماضی حکم کے صیغے میں کمال کر اقرار فرمایا ہے کہ گمان غالب ہے کہ یہ وحی ضرور نازل ہوئی ہوگی۔

اب غور فرمائیں کہ نازل ہوئی ہوگی کا جملہ شک کا فائدہ دیتا ہے۔ یقین کا نہیں۔ پھر آپ نے جو دراست قرآن کا ذمہ لیا ہے وہ بھی غلط ہے کیونکہ سب لہرست قرآن میں غار حرا کا نام تک موجود نہیں جسے محترم موصوف نے اپنے دلائل کی اساس مقرر کیا ہے۔

محترم علامہ صاحب کے عشرہ کاملہ پر ہمارا سوال یہ ہے کہ جب علامہ صاحب نے اپنی کتاب کا نام رکھا ہے "نماز پنجگانہ کا قرآنی ثبوت" تو پھر غار حرا کے سو فیصدی فرضی قصے کا سہارا کیوں لیا گیا ہے جبکہ قرآن کریم میں نہ حرا کا نام ہے اور نہ ذکر، نہ اشارہ نہ کنایہ؟

☆ الخضر اب ہم محترم موصوف کا پیش کردہ عشرہ کاملہ زیر بحث لائیں گے یعنی آپ کی پیش کردہ غیر قرآنی اور چار قرآنی وجوہ پر نمبر وار تبصرہ پیش خدمت ہے۔

سب سے پہلی غیر قرآنی وجی

☆ محترم موصوف نے صفحہ ۳۵-۳۶ پر غار حرا کے

فرضی قصے کے ضمن میں لکھا ہے:- "سب سے پہلی وجی انہوں (جبریل) نے تلقین ایمان کی پیش کی۔ جو قرآنی آیت کی صورت میں نہ تھی بلکہ غیر قرآنی وجی تھی۔ اسلئے کہ قرآنی وجی تو نبوت ملنے کے وقت ہی پیش کی جاسکتی تھی (عطاء)

نبوت سے پہلے آپ کا مومن ہونا ضروری تھا۔" (العیاذ باللہ)

☆ اس اقتباس میں محترم موصوف نے یہ تاثر دیا ہے کہ رسول قبل نبوت کی طویل زندگی میں مومن نہیں تھے۔

اسلئے آپ کو خلعت نبوت عطا کرنے سے پہلے مومن بنانا ضروری تھا۔ سورہ تغابن میں مومن کی ضد کافر بتائی گئی ہے۔ 64/2

لیکن رسول کی قبل نبوت کی زندگی کو کفر کے کھاتے میں ڈالنے کی جرأت بیباک محترم موصوف جیسے حضرات ہی کر سکتے ہیں جو

صرف غیر قرآنی وجی منوانا چاہتے ہیں۔ خواہ رسول کو قبل نبوت غیر مومن ہی بتانا پڑے۔۔۔ محترم علامہ صاحب نے سب سے

پہلی وجی کو غیر قرآنی اسلئے تجویز کیا ہے تاکہ ہونیوالے نبی کو مومن بنا کر قرآنی وجی کیلئے تیار کیا جاسکے۔ واضح رہے کہ اقتباس بالا

کے خط کشیدہ الفاظ میں اس مخصوص امر کا انکشاف کیا گیا ہے "کہ قرآنی وجی تو نبوت ملنے کے وقت پر ہی پیش کی جاسکتی تھی۔

(عطاء) نبوت سے پہلے آپ کا مومن ہونا ضروری تھا" دیکھئے ان الفاظ میں علامہ صاحب نے یہ اصول متعین کیا ہے کہ غیر

قرآنی وجی کا تعلق غیر مومن اور غیر نبی کیساتھ ہے اور قرآنی وجی کا تعلق نبی کیساتھ ہے تو اس طرح علامہ صاحب کے اپنے اصول

کی مطابق عطاء نبوت کے بعد غیر قرآنی وجی کی ضرورت ختم ہو چکی تھی کیونکہ بقول علامہ صاحب اب رسول مومن ہو چکے تھے۔

لیکن آپ دیکھیں گے کہ علامہ صاحب موصوف اپنی پانچ نمازوں کی مہم کو کامیاب کرنے کیلئے اپنے خود پیش کردہ اصول کے

خلاف عطاء نبوت کے بعد بھی غیر قرآنی وجی کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں حقیقت یہ کہ اہل روایات کا کوئی اصول ہے ہی نہیں۔

☆ قبل نبوت کی زندگی میں کیا آپ مومن نہیں تھے؟ نبی قبل نبوت بھی کافر نہیں تھے۔ زمانہ قبل نبوت میں خود

اہل کتاب میں بھی صلوة گزار مومن موجود تھے۔ (3/113) انہوں نے جب قرآن سنا تو فوراً شوق سے اٹکی آنکھوں میں

آنسو آگئے قرآن پر ایمان لے آئے 5/83 اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان تھے 28/53 اسی طرح

رسول بھی قبل نبوت کی زندگی میں مسلمان تھے کافر نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کو اپنی قبل نبوت کی زندگی کو کافروں کے

انے اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرنا حکم دیا ہے۔ 10/16 لیکن محترم علامہ صاحب نے ان قرآنی دلائل کے

خلاف رسول کو قبل نبوت کی زندگی میں ایمان سے خارج کر دیا ہے اس پر انہوں نے وہی آیت مجیدہ بطور دلیل پیش کی ہے جو علماء و روایات، تشریف آیات کے قرآنی اسلوب سے بے بہرہ ہونے کی بدولت صدیوں سے پیش کر رہے ہیں۔ یہ آیت ہے

مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ 42/52 اس کا معنی محترم موصوف نے صفحہ 16 سطر 13 پر بالفاظ ذیل لکھا ہے:- ”اے رسول! تم تو واقف بھی نہ تھے کہ منزل من اللہ کتاب کیا ہے (کیسی ہوتی ہے) بلکہ ایمان کی حقیقت سے بھی نا آشنا تھے۔۔۔۔ جو شخص ایمان کی حقیقت خود نہیں جانتا۔ اُس کو حقیقت ایمان سے پوری طرح واقف کے بغیر اور اُسے مومن بنائے بغیر نبوت و رسالت کا اہم ترین منصب کیونکر دیا جاسکتا ہے۔“

☆ دیکھا آپ نے کہ اس قرآنی شہادت کے باوجود کہ زمانہ نزول قرآن کے وقت نماز گزار مومنوں کی ایک جماعت موجود تھی 3/113، قرآن سنا تو ان کی آنکھوں سے دُور شوق سے آنسو بہہ نکلے 5/83، انہوں نے اعلان کیا کہ قرآن حق ہے اور ہم اس سے پہلے کے مسلمان ہیں 28/53۔ پھر بھی ’مومن بنائے بغیر کے الفاظ‘ میں کس طرح رسول کو قبل نبوت کی زندگی میں غیر مومن ثابت کرنے کی جسارت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ آیت بالا 42/52 کا مذکورہ مفہوم صرف اس لئے لیا گیا ہے کہ محترم علامہ صاحب تشریف آیات کے قرآنی اسلوب کے منکر ہیں۔ تشریف آیات کے مطابق اس آیت کی مفسر آیت ذیل ہے:-

☆ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوا أَنْ يُلْقِيَ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ 28/86 اور اے رسول! آپ کو یہ امید نہیں تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائیگی۔ مگر یہ نزول کتاب آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمت ہے۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کو بھی نگاہوں کے سامنے رکھیں:-

☆ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ 28/510 اور جینک جینک ہم نے اپنے قول کو باہم متصل کر دیا ہے تاکہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔۔۔۔۔ پس اس ہدایت الہی کے مطابق مذکورہ بالا ہر دو آیات کریمات 42/52 اور 28/86 کو باہم متصل کیا جائے تو ذیل کا صحیح مفہوم نکھر کر عیاں ہو جاتا ہے:-

☆ ”اے رسول! آپ کو اس امر کی نہ خبر تھی نہ امید کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائے گی اور نہ اس چیز پر آپ کا ایمان ہی تھا۔ سوائے اس کے کہ آپ پر نزول کتاب آپ کے پروردگار کی ایک رحمت ہے۔۔۔۔۔ پس اگر محترم علامہ صاحب قرآنی اسلوب تشریف و توصیل آیات پر ایمان رکھتے تو رسول سلام علیہ کو قبل نبوت کی اُس طویل زندگی میں ہرگز خارج از ایمان ثابت نہ کرتے، جسے خود اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرنے کا حکم دیا تھا:-

☆ لَقَدْ لَبِثْتُمْ لَكُمْ عُمْرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ 10/160 اے رسول! ان سے کہئے گا کہ میں نے

تمہارے درمیان ایک عمر گزاری ہے۔ تم کیوں عقل نہیں کرتے۔ کیا تم نے میری قبل نبوت کی زندگی میں کوئی عیب دیکھا ہے؟ ہم پوچھتے ہیں کیا یہ خارج از ایمان کی زندگی بطور دلیل پیش کی گئی تھی؟ العیاذ باللہ!

نقل کفر کفر نہ باشد: علامہ صاحب کے طبعزاد نظریہ کے مطابق رسول قبل نبوت کی زندگی میں چونکہ

مومن نہیں تھے۔ اسلئے بقول محترم موصوف رسول کو بذریعہ اولین غیر قرآنی وحی مومن کیا گیا۔ مگر غسوس ہے کہ علامہ صاحب نے اس کیلئے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا کہ رسول کو مومن کر نیوالی غیر قرآنی وحی، بخاری مسلم یا کافی کلینی وغیرہ نام نہاد غیر قرآنی وحی کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں موجود ہے۔ حقیقت یہ کہ جو چیز ادارہ بلاغ القرآن کے پمفلٹ "الصلوة" کے جواب کیلئے بروقت وضع کر لی گئی ہو۔ اس کا حوالہ کہاں سے میسر آسکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ پیش نہیں کیا گیا کہ رسول قبل نبوت مومن نہیں تھے۔

دوسری اور تیسری قرآنی وحی ہے بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کی: ☆ محترم

موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۶ سطر ۵ پر لکھا ہے کہ: "پہلی وحی قرآنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور دوسری سورۃ فاتحہ کی ہوئی جس کو عام وحی کے اعتبار سے دوسری اور تیسری وحی سمجھئے"۔ اس اقتباس میں غیر قرآنی وحی کا نظریہ تو 36/69 کے مطابق ہے ہی غلط۔ اس کے سوا علامہ صاحب نے ٹھیک لکھا ہے کہ رسول پر جو پہلی وحی ہوئی وہ سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تھی۔ سورۃ فاتحہ کا نام ہی اس امر کی بین دلیل ہے کہ سب سے پہلے وحی یہی ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس سے الگ نہیں ہے۔ علامہ صاحب نے خواہ مخواہ عشرۃ کاملہ کی گنتی پوری کرنے کیلئے پہلے تلقین ایمان کے نام سے ایک غیر قرآن وحی تراش لی ہے۔ اور اس کے بعد بسم اللہ سمیت سورۃ فاتحہ کو جو ایک ہی وحی ہے دو بنا دیا ہے۔ المختصر! رسول پر جو اولین وحی نازل ہوئی وہ سورۃ فاتحہ کی تھی۔ غار حرا کا فرضی قصہ اور سورہ علق کی پہلی پانچ آیتوں کو اولین وحی بلا بسم اللہ قرار دینا کتب روایات کی اختراعات میں سے ہے۔ محترم علامہ صاحب نے عام محدثین سے اختلاف کر کے اولین تنزیل جو سورۃ فاتحہ کو تسلیم کیا ہے۔ اگر اس سے غار حرا کا فرضی قصہ الگ کر دیا جائے تو یہ عین درایت قرآنیہ کے مطابق ہے۔

☆ کتاب کے اس صفحہ ۳۶ سطر ۷ پر محترم موصوف نے لکھا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین

۔۔۔ اے کو اگر چہ اول وحی قرآنی عام محدثین و اہل سیر نہیں لکھتے ہیں۔ مگر بعض روایتیں اسکی، تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں ہیں۔ مگر روایتی ضعف سے نفس حدیث جو درایت صحیح ہو ضعف نہیں ہو سکتا"۔۔۔ اس اقتباس میں بتایا گیا ہے کہ محدثین و اہل سیر روایت

موجود تو ہے لیکن اُسے محدثین نے مرسل یعنی ضعیف ٹھہرا کر رد کر دیا ہے۔ اس پر محترم موصوف نے اسی صفحہ کے فٹ نوٹ میں سطر ۱۹ پر لکھا ہے:-

☆ ”اگر راویوں کے ثقہ ہونیکے باوجود محض اس کا مرسل ہونا اسے ساقط الاعتبار قرار دینے کیلئے کافی ہے تو سورہ علق کی ابتدائی آیتوں کی جو روایت زہری سے ہے اس میں تو مرسل ہونے کیساتھ ساتھ مزید دو خامیاں بھی ہیں پھر اسے ساقط الاعتبار کیوں نہیں کہا جاسکتا۔“

دیکھا آپ نے! یہ ہے روایتوں کو مسائل کی اساس ٹھہرانے کا نتیجہ کہ:-

☆ محترم علامہ صاحب کی مطابق سورہ فاتحہ کو اولین وحی بتانوالی اور سورہ اقرام کی پہلی آیتوں کو اولین وحی قرار دینے والی دونوں روایتیں قرآن حدیث کی مطابق ساقط الاعتبار ہیں بلکہ سورہ اقرام والی روایت میں بقول علامہ صاحب مزید دو خامیاں بھی موجود ہیں۔ مگر دونوں میں سے محدثین والی سیر نے اُس کو کیوں قبول کیا ہے۔ جسمیں دوسری کی نسبت مزید دو خامیاں پائی گئی ہیں؟

☆ صرف دراستہ قرآنیہ کی مخالفت کیلئے کہ سورت فاتحہ جو اسم ہاشمی یعنی اولین سورت کے نام سے موسوم بھی ہے۔ اور مشاہدہ کی رُو سے قرآن کریم میں پہلے نمبر پر موجود بھی ہے۔ اُسے خلاف درایت پہلی سورت نہ مانا جائے۔ اور سورہ علق نمبر ۹۶ کی صرف پانچ آیتوں کو نزول کی رُو سے پہلے نمبر پر لا کر قرآن کریم کو اقوام عالم کی نظروں میں گرا دیا جائے۔ اسلئے اُس روایت کو قبول کر لیا گیا ہے جو قرآن حدیث کی رُو سے مرسل ہونے کی بدولت نہ صرف ساقط الاعتبار ہے بلکہ جسمیں مزید دو خامیاں بھی ہیں۔

☆ افسوس ہے کہ محترم علامہ عمادی صاحب خود بھی قرآن کریم کو اس طرح تسلیم کرتے ہیں کہ پہلی سورتوں میں پچھلی آیتیں گھسی ہوئی ہیں اور پچھلی سورتوں میں پہلی آیتیں داخل کر دی گئی ہیں۔ ثبوت آٹھویں وحی کے عنوان میں آگے آ رہا ہے۔

چوتھی وحی قرآنی:- صفحہ ۳۶ سطر ۱۰ پر لکھا ہے کہ:- ”چوتھی وحی قرآنی“ سورہ علق کی پہلی پانچ آیتوں

کی ہوئی۔ اس کی غرض آپ کو لکھنے پڑھنے کی صلاحیت والا بنا دینا تھا۔“

پانچویں وحی غیر قرآنی:- ☆ اسی صفحہ کی سطر ۱۳ پر لکھتے ہیں:- ”پانچویں وحی“:- بذریعہ

غیر قرآنی وحی آپ کو تعلیم قرأت دی یعنی آپ ﷺ میں بالفعل پڑھنے کی صلاحیت پیدا کر دی۔۔۔۔۔ ان دونوں وحیوں یعنی چوتھی قرآنی اور پانچویں غیر قرآنی کی ایک ہی غرض درج ہے:- ”آپ کو لکھنے پڑھنے کو صلاحیت والا بنا دینا۔۔۔۔۔ آپ میں

